

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حبیب کو ایذا (دُکھ) دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے

فَعَالِ

سَيِّدَةِ اُمَّةٍ طَاهِرَةٍ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تصنیف:

حضرت شمس الحج  
مفتی محمد امین صاحب  
ذمہ تہم القالیہ

تحریر یک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سکینڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد فون: 2602292  
www.tablighulislam.com

نشر



## حرف آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ

و اصحابہ اجمعین . اما بعد !

گزشتہ دنوں بعض اخباروں میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں محترم سید محمد اخلاق صاحب زید شرفہ کا چشم دید واقعہ کہ سید العالمین، شفیع المذنبین کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو بلڈوز کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ واقعہ کہ ایک بد بخت نجدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ تم کس کافرہ عورت کی قبر پر فاتحہ پڑھتے ہو (العیاذ باللہ العیاذ باللہ) یہ پڑھ کر یقیناً ہر ایماندار کا دل دکھا بلکہ اکثر اہل ایمان آب دیدہ ہوئے آنسوؤں سے داڑھیاں تر ہوئیں فقیر کو بھی غیرتِ ایمانی نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے آقا رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عقیدت کی نظر سے پڑھیں۔



112112  
(قاعدہ)

11A

جس زمانے میں کسی نبی کی دعوت و تبلیغ نہ ہو اس کو فترت کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اہل فترت کی بخشش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شرک سے بت پرستی سے بچے رہیں۔ اس قاعدہ کی رو سے رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا زمانہ فترت کا زمانہ تھا اور اس میں کسی کو انکار اور اختلاف نہیں ہے۔ رہی دوسری بات کہ حبیبِ خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین نے کبھی بت پرستی نہیں کی بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بت پرستی سے منع کرنا ثابت ہے چنانچہ مواہب لدنیہ پھر اس کی شرح زرقانی علی المواہب میں ہے کہ جب نبی اکرم رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مدینہ سے واپس ہوئیں اور مقامِ ابوا میں پہنچ کر بیمار ہو گئیں اور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تقریباً چھ سال کی تھی۔ والدہ ماجدہ اپنے نورِ نظرِ نختِ جگر رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب

ہوئیں اور فرمایا: ان صح ما ابصرت فی المنام فانت مبعوث الی

الانام تبعث فی الحل و فی الحرام تبعث فی التحقیق و الاسلام

دین ابیک البر ابراہام فاللہ انہاک عن الاصنام ان

لاتوالیہامع الاقوام



یعنی اے میرے لختِ جگر اگر صحیح ہے وہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو تو رسول بنا کر بھیجا جائے گا ساری خدائی کی طرف اے میرے نورِ نظر تو مبعوث ہوگا تاکہ حلال و حرام کو بیان کرے تو نبی رسول بنا کر بھیجا جائے گا تاکہ حق کو حق اور باطل کو باطل بیان کرے تو مبعوث ہوگا ساتھ دینِ ابراہیم (علیہ السلام) کے جو نیکو کار اور اپنے ربِ کریم کی اطاعت کرنے والے تھے اے میرے نورِ نظر میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر بتوں کی پوجا سے منع کرتی ہوں اور یہ کہ تو بتوں اور بت پرستوں کی بدد اور طرف داری سے بچا رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ نے فرمایا:

کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انامیۃ

و ذکر ی باق و قدرت کت خیراً و ولدت طہراً ثم ماتت

یعنی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے اور اب میں دنیا سے جا رہی ہوں لیکن میرا ذکر خیر باقی رہے گا کیونکہ میں خیر (مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑے جا رہی ہوں اور میں نے پاک ذات کو جننا ہے ز اں بعد والدہ ماجدہ وصال فرما گئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اس پر علامہ زرقانی نے فرمایا: وهذا القول منها صریح فی انها

موحدة اذ ذکر ت دین ابراہیم و بعث ابنہا <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> بالاسلام من



عند اللہ ونہیہ عن الاصنام وموالاتها. (زرقانی صفحہ ۱۶۵ جلد ۱)

یعنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان سے صراحتاً ثابت ہوا کہ وہ توحید پر تھیں ایک خدا جل جلالہ کو ماننے والی تھیں کیونکہ والدہ ماجدہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا اور بتوں نیز بت پرستوں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا تھا۔

الحمد لله رب العالمين! مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ سرکار کی والدہ مشفقہ مومنہ تھیں اسکے باوجود اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد آپ کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ کے والدین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ عنہما کو دوبارہ زندہ کیا حتیٰ کہ ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں دلائل کے ساتھ ملاحظہ کریں گے۔ پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں اور جو لوگ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافرہ عورت کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یقیناً دکھ اور ایزادے رہے ہیں وہ اس سے توبہ کریں وہ مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر راہِ راست پر آجائیں یا پھر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر جہنم کی تیاری کریں۔



ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة  
واعدلهم عذاباً مهيناً. (قرآن مجید)

نیز والذین یوذون رسول اللہ لهم عذاب الیم (قرآن مجید)

یعنی جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان پر  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے رسوا کرنے  
والاعذاب ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں  
ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔

حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي  
العظيم. وصلى الله تعالى على حبيبه سيد العالمين اكرم  
الاولين والآخرين وعلى آله واصحابه اجمعين.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین.

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے مردوں کو زندہ کرنا کچھ بعید نہیں۔  
قرآن پاک گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے  
زمانے کا مقتول دوبارہ زندہ ہوا یوں ہی سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے بلاوے پر مردہ جانور زندہ ہو گئے۔

ثم ادعہن یاتینک سعياً. (سورۃ البقرہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیز علیہ السلام کے گدھے کو دوبارہ زندہ کیا  
اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے یوں ہی اللہ تعالیٰ کے  
حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے پر اللہ تعالیٰ نے مردہ لڑکی کو زندہ  
کر دیا۔ (شفا قاضی عیاض صفحہ ۳۰۲ جلد ۱)

(دلائل النبوة بحوالہ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۲۲)

یوں ہی اللہ تعالیٰ قادر و قیوم جل جلالہ نے اپنے حبیب  
رحمۃ للعالمین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ  
کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:



﴿سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین﴾

اعزازِ آزندہ کیے گئے اور ان دونوں نے

تفصیلی ایمان قبول کیا ﴿﴾

جیسے خالق کائنات جلا جلالہ نے اپنے حبیبِ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی

وساطت سے مردوں کو زندہ کیا یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم

کے اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔

آئمہ حدیث و فقہ و تفسیر نے اس مسئلہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان

فرما دیا ہے۔ (فجزاهم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء) چنانچہ علامہ

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نو کتابیں تحریر کی ہیں جن کا نام رسائل

تسعہ رکھا گیا ہے ان میں چھ کتابیں صرف جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین

کریمین کے ناجی (جنتی) ہونے کے متعلق ہیں۔ (فجزاه اللہ عنا خیر

الجزاء وجعل الجنة مثواہ) ان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل

قاہرہ سے اور متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین

کریمین جنتی ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے



اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو ان کے وصال کے بعد

زندہ فرمایا اور ان دونوں حضرات نے تفصیلاً اللہ رسول (جل جلالہ وعلیہ وسلم) پر

ایمان کا اقرار کیا جیسے کہ حدیث پاک میں ہے: عن عروۃ ابن الزبیر عن

عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ سأل ربہ ان یحییٰ

ابویہ فاحیاهما لہ فامنا بہ ثم اماتہما.

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / حجتہ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

حضرت عروہ بن زبیر، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی

اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کریم سے

دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب

ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا دونوں کو زندہ کیا اور وہ دونوں (والدین

کریمین) اپنے نختِ جگر رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی

آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

اس حدیث پاک کے متعلق بڑے بڑے جلیل القدر آئمہ حدیث نے

فقہا کرام اور علماء را سخنین نے اپنے اپنے تاثرات بیان کیے ہیں جو کہ مندرجہ

ذیل ہیں:

یہ حدیث پاک ان پہلی حدیثوں کے لیے ناسخ ہے جو حدیثیں



منکرین بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے اور بعد والی حدیثیں پہلی مخالف حدیثوں کے لیے ناسخ ہوا کرتی ہیں۔

اس بات کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ پہلے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے متعلق کوئی بات واضح اور ثابت نہ تھی کہ ان کا کیا حال ہے کیونکہ جب ان دونوں حضرات کا وصال ہوا تھا اس وقت امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اعلان نبوت نہیں کیا تھا کیونکہ جب والد ماجد کا وصال ہوا تو آپ ابھی شکم مادر میں تھے اور جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً پانچ چھ سال کی تھی اور نبوت و رسالت کا اعلان عمر شریف کے چالیس سال ہونے پر کیا اور ان کے وصال کے وقت کسی بھی نبی کی نبوت ظاہر نہ تھی تو کوئی دلیل موجود نہ تھی کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا کیا حال ہے اور اس وقت مختلف روایات (منفی اور مثبت) چل رہی تھیں مثلاً یہ کہ وہ زمانہ فترت تھا اور اہل فترت کی بخشش کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے شرک اور بت پرستی نہ کی ہو اور یہ امر مسلم ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اہل فترت سے تھے اور یقیناً انہوں نے کبھی بھی بت پرستی نہیں کی تھی اور یہ بات ان دونوں کے جنتی ہونے کیلئے کافی تھی۔

لیکن اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے



اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین (ماں، باپ) دونوں کو دوبارہ زندہ کیا اور دونوں حضرات نے تفصیلاً اور صراحتاً ایمان قبول کیا کلمہ پڑھا اور پھر اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

یہ حدیث پاک جس میں دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے پہلی سب مخالف مفہوم کی احادیث کے لیے ناسخ ثابت ہوئی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور اب کسی ایمان والے کو اس بات میں شک نہ رہا کہ ہمارے آقا علیہ السلام کے والدین جنتی ہیں۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ  
سید العالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔



## آئمہ حدیث اور علماء اعلام کے تاثرات

قال الزرقانی فی شرح المواہب بعد ذکر احیائہما وقد

جعل هؤلاء الائمة هذا الحدیث ناسخاً للاحادیث الواردة بما

یخالفه ونصوا علی انه متاخر " عنها فلا تعارض بینہ و بینہا.

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱ / حجة اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)



یعنی امام عبدالباقی زرقانی نے مواہب لدینہ کی شرح میں فرمایا کہ یہ حدیث پاک جس میں شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے وصال کے بعد زندہ ہونے اور تفصیلاً ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے اس حدیث پاک کو ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک سے پہلے کی مخالف مفہوم کی احادیث مبارکہ کے لیے ناسخ قرار دیا ہے۔ یعنی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور صراحتاً فرمایا کہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے لہذا کوئی تعارض (ٹکراؤ) نہ رہا۔

اللهم صلي وسلم وبارك علي حبيبك سيد العلمين  
وعلي آله واصحابه اجمعين.

## علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

وفي الاشباه والنظائر من مات على الكفر ابيح لعنه الا

والدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبثت ان اللہ احیاهما لہ حتی امانا کذا

فی مناقب الکردری. (تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۷ جلد ۱)

یعنی کتاب الاشباہ والنظائر میں ہے کہ جس کسی کو کفر پر موت آجائے

اس کو لعنت کرنا جائز ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین



پر (ہرگز) لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ علیہ السلام کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ رسول (جل جلالہ وعلیہ وسلم) پر ایمان لائے جیسے کہ مناقبِ کروری میں ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔



### علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

قال الشہاب ابن حجر فی مولدہ وفی شرح الہمزیۃ ان

الحدیث غیر ضعیف بل صححہ غیر واحد من الحفاظ۔

(حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

امام شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شرح ہمزیہ میں

ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں ہے بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے

حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

والحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی من

اتخذہ اللہ حبیباً فی الدنیا والاخرۃ وعلی الہ واصحابہ

اجمعین۔



﴿ ۴ ﴾

## امام تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قال التلمسانی روی اسلام امہ صلی اللہ علیہ وسلم بسند صحیح

و کذا روی اسلام ابیہ علیہ السلام و کلاهما بعد الموت تشریفا

لہ صلی اللہ علیہ وسلم

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱ / حجتہ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۳)

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا دوبارہ زندہ ہو کر اسلام قبول کرنا اور یونہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسلام قبول کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ان کے وصال کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاء و اکرام کے لیے زندہ کیا تھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿ ۵ ﴾

## علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا زندہ ہونا اور ایمان لانانا



عقلاً ممتنع ہے نہ ہی شرعاً کیونکہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح ہمارے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اللہ تعالیٰ نے متعدد مردے زندہ فرمائے ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہے تو نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (روح البیان صفحہ ۶۱۷ جلد ۱)



## ایک محبّ نبی کا قول مبارک

قال بعضهم:

ایقننت ان ابانا نبی وامامه  
احیاهما الرب الکریم الباری  
حتی لاه شهادا بصدق رساله  
سلم فتلک کرامة المختار  
هذا الحدیث ومن یقول بضعفه



فهو الضعيف عن الحقيقه عارى

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

بیشک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو ان کے رب کریم نے زندہ کیا حتیٰ کہ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

اے عزیز اس بات کو مان لے کہ یہ مختار نبی کی کرامت ہے (عزت افزائی کے لیے ہے) اور دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ حدیث سے ثابت ہے اور جو کوئی اس حدیث پاک کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا ایمان ضعیف ہے) ایسا شخص حقیقت سے عاری ہے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار  
سیدالابرار زین المرسلین الاخيار وعلی الہ واصحابہ الی یوم  
القرار.



حب الرسول علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

ان اللہ احیاء مالہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ آمنابہ و هذا السبیل مال



الیہ طائفہ "کثیرة" من الائمة الحفاظ منهم الحافظ ابوبکر

الخطیب البغدادی والحافظ ابوالقاسم ابن عساكر والحافظ

ابو حفص بن شاهین والحافظ ابوالقاسم السہیلی والامام

القرطبی والحافظ محب الدین الطبری والعلامة ناصر الدین

ابن المنیر والحافظ فتح الدین بن سید الناس۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۲۹ جلد ۱ / حجة اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے

اعزاز واکرام کے لیے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول پر ایمان لائے۔ اس امر کی (زندہ ہو کر ایمان لانے کی) حدیث

پاک کو بہت سارے اماموں اور حفاظ حدیث نے اپنایا ہے مثلاً

۱۔ حافظ الحدیث ابوبکر خطیب بغدادی

۲۔ حافظ الحدیث ابوالقاسم ابن عساكر

۳۔ حافظ الحدیث ابو حفص بن شاہین

۴۔ حافظ الحدیث ابوالقاسم سہیلی

۵۔ امام قرطبی

۶۔ حافظ الحدیث محب الدین طبری



۷۔ علامہ ناصر الدین بن منیر

۸۔ حافظ الحدیث فتح الدین بن سید الناس

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار

سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار.



الحافظ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ وجزاؤہ عن الاسلام

والمسلمین خیر الجزاء فانه الف فی ذلک جملة مولفات

اثبت فیہا نجاتہما ببراہین کثیرة واقام النکیر علی من زعم

خلاف ذلک من اهل الجمود والجحود.

اللہ تعالیٰ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مسلمانوں

کی طرف سے بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے کئی کتابیں

اس موضوع پر لکھی ہیں اور دلائل قاہرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین

کا جنتی ہونا ثابت کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنی ضد تعصب اور جمود کی وجہ

سے اس کے خلاف باتیں کی ہیں ان کی خوب خبر لی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)



## (اہل جمود کا ایک واقعہ)

سید شریف مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک عالم دین کو اس مسئلہ میں تردد تھا کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جنتی ہیں یا نہیں (اس کا جمود ٹوٹتا نہیں تھا) اسی تردد میں مطالعہ کرتے کرتے چراغ پر جھک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ہوئی تو ایک (فوجی) لشکری آیا اور دعوت کی درخواست کی کہ میرے ہاں آپ کی دعوت ہے۔

گھوڑے پر سوار ہو کر دعوت کھانے جا رہے تھے کہ ایک سبزی فروش اپنی دوکان کے سامنے ترازو اور باٹ لیے بیٹھا تھا اس نے اٹھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ کر شعر پڑھنا شروع کر دیے جو یہ ہیں:

آمنت ان ابوالنبی وامہ  
احیاهما الحی القدیر الباری  
حتی لقد شہد الہ برسالتہ  
صدق فذاک کرامة المختار

یعنی میرا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو اس ذات نے زندہ کیا جو کہ حئی و قدیر اور پیدا فرمانے والا ہے حتیٰ



کہ دونوں نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اس بات کو مان لے کیونکہ یہ اس مختار نبی کے اکرام کے لیے ہے۔

جب عالم دین مذکور نے یہ سنا تو خیال کیا کہ یہ حدیث تو ضعیف ہے فوراً اس سبزی فروش نے شعر پڑھ دیا۔ مولانا یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہے اور جو اس حدیث کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا اپنا ایمان ضعیف ہے) اور وہ حقیقت سے عاری ہے۔

یہ شعر سنا کر اس نے اس عالم دین سے کہا اے شیخ ان باتوں کو مضبوط پکڑ لے اور راتوں کو نہ جاگ اور اپنے جسم کو نہ جلا اور مولانا یہ بھی سنتے جائیں کہ دعوت پر نہ جاؤ کیونکہ وہ حرام پکا ہوا ہے۔

اس سبزی فروش کے اس فرمانے سے مولانا صاحب بے خود ہو کر سوچتے ہی رہ گئے پھر خیال آنے پر اس سبزی فروش کی تلاش شروع کر دی اور دکانداروں سے پوچھا کہ وہ سبزی فروش کہاں گیا دوکاندار بولے مولانا یہاں تو کبھی کوئی سبزی فروش نہیں بیٹھا۔ زاں بعد وہ عالم دین وہیں سے واپس آگئے اور دعوت پر نہ گئے۔ (شمول الاسلام صفحہ ۳۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلا جلالہ اس زمانے کے علماء کو بھی جمود توڑ کر اس

اعجازی شان کو مان لینے کی توفیق عطا کرے اور وہ رحمت کائنات ﷺ کے



والدین کریمین کو معاذ اللہ..... ثابت کر کے دوزخ نہ خریدیں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی

العظیم.

﴿۹﴾

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک لکھ کر کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر اللہ تعالیٰ نے

زندہ کر دیا اور وہ دونوں ایمان لائے پھر وصال فرمایا اس پر امام سہیلی نے

فرمایا: واللہ قادر "علیٰ کل شیء ولیس تعجز رحمتہ وقدرتہ

عن شیء ونبیہ علیہ الصلاة والسلام اهل" ان یخصہ بما شاء من

فضلہ وینعم علیہ بما شاء من کرامتہ وقد جعلہ ہؤلآء الائمة

هذا الحدیث ناسخاً للاحدیث الواردة بما یخالف ذلك

ونصوا علی انه متاخر "عنها فلا تعارض بینہ و بینہا۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / حجتہ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۴)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کی رحمت اور اس کی قدرت کسی چیز



سے عاجز نہیں اور اس کے نبی ﷺ اس بات کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جس فضیلت کے ساتھ چاہے خاص کرے اور جو چاہے اپنے حبیب ﷺ پر انعام کرے اور پھر یہ کہ ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک کو دوسری حدیثوں کے لیے نسخ قرار دیا ہے اور اس پر نص فرمائی ہے کہ حدیث پاک بعد کی ہے (اس وجہ سے دوسری احادیث مبارکہ منسوخ ہو گئیں) لہذا ان کا آپس میں کوئی تعارض (ٹکڑاؤ) نہیں ہے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

﴿۱۰﴾

امام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز قول مبارک

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید العالمین ﷺ کے فضائل

مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے

اور یہ سرکار ﷺ کے والدین کا زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ بھی ان فضائل

میں سے ہی ہے نیز فرمایا کہ والدین کریمین کا زندہ ہونا یہ نہ تو عقلاً بعید ہے نہ

شرعاً ناممکن ہے کیا قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے قتل کا دوبارہ زندہ ہونا



اور اپنے قاتل کا پتہ بتانا ثابت نہیں اور کیا قرآن پاک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا ثابت نہیں اور کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ نہیں کیے؟ اور جب یہ ثابت ہے تو کوئی چیز مانع ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین زندہ کیے جائیں جبکہ یہ سب کچھ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کے لیے ہیں۔

(زر قانی علی المواہب صفحہ ۷۰۷ جلد ۱ / حجتہ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۴)

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک الذی کرمتہ  
وفضلتہ علی العلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

## (ایک سوال)

یہ ان علماء سے سوال ہے جو کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے متعلق کہہ جاتے ہیں کہ وہ مسلمان تو نہیں تھے بلکہ وہ ..... تھے۔ سوال یہ ہے کہ آپ مولوی صاحبان میں سے کوئی نو مسلم ہو اس کا باپ مسلمان نہیں تھا اور اس کا لڑکا مسلمان ہو کر کسی دینی درس گاہ میں داخل ہو گیا۔ علم دین حاصل کر کے عالم دین کہلایا اس عالم دین کو کوئی کہہ دے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان اور کافر تھا اور وہ کافر ہی مر گیا تو دل پر پتھر رکھ

112/12



کرتائیں کہ آپ کی عزت افزائی ہوئی یا بے عزتی ہوئی۔ فقیر اپنی غیرتِ ایمانی کی وجہ سے ایسے عالم دین سے پوچھتا ہے خدا راسخ سچ بتاؤ تمہارا دل اس بات کے سننے سے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان کافر تھا وہ تو کفر پر ہی مر گیا دل دکھایا کہ دل خوش ہوا؟ یقیناً آپ کا دل دکھا (حالانکہ بات سچی ہے، جھوٹی نہیں) تو کیا نبیوں کے نبی سید العالمین باعثِ ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہ گئے ہیں کہ تم لوگ ان کے والدین کے متعلق جو مرضی کہو اور ان کا رب کریم تمہیں جنت بھیج دے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا کہنے سے جو تم کہتے ہو یقیناً ان کو ایذا پہنچتی ہے ان کا دل مبارک دکھتا ہے۔ جیسے کہ قاضی ابوبکر مالکی کا قول گزرا۔ مولوی صاحبان ہوش کرو عقل کے ناخن لو اور ضد، ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو، تعصب کا راستہ اختیار نہ کرو ورنہ اس کڑے حکم کا انتظار کرو:

والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۔ (قرآن مجید)

یعنی وہ لوگ جو میرے حبیب کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک

عذاب تیار ہے۔

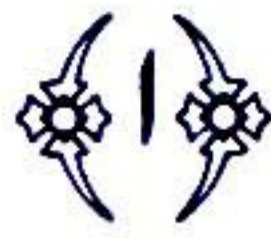
صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ

اجمعین۔



بزرگان دین کے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

کے والدین کریمین کے متعلق اقوال مبارکہ



سیدنا عمر بن عبدالعزیز قدس سرہ کے تاثرات

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا

باپ کافر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ بھی ..... تھا۔ یہ سن کر فغضب

غضباً شدیداً وعزله من الديوان.

(الدرج المنيفه للسيوطي رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱)

یہ سن کر سیدنا عمر بن عبدالعزیز سخت غضب ناک ہوئے اور اس

کاتب کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین.



﴿۲﴾

## قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

حضرت قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والدین ..... تھے اس کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن کر فرمایا ایسا شخص ملعون ہے (لعنتی) ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة.

نیز فرمایا فلا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انه فی النار.

(مسائل الحنفیاء صفحہ ۶۷)

یعنی اس سے بڑی ایذا کوئی نہیں کہ کسی کے باپ کے متعلق کہا جائے

کہ وہ دوزخی ہے۔ حسبن اللہ ونعم الوکیل

﴿۳﴾

## حب الرسول علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

قد الف کثیر من العلماء مؤلفات مستقلة في نجات ابویہ

صلی اللہ علیہ وسلم۔ (حجتہ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

تحقیق سے ثابت ہوا کہ بہت سارے اور کثیر علماء کرام نے رحمت



کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے جنتی ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم.



امام المتکلمین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد  
امام المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

انہما لم یكونا مشرکین بل کانا علی التوحید وملة ابراهیم  
علیہ السلام. (المقاصد السنیہ صفحہ ۹)

یعنی شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ  
دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ

سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

امام رازی کون تھے؟

اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ سیوطی فرماتے



ہیں: وناھیک بہ امامۃ و جلالۃ فانہ امام اہل السنۃ فی زمانہ

..... وهو العالم المبعوث علی رأس المائة السادسة لیجدد

لہذہ الامۃ امر دینہا.

اے عزیز امام رازی کا امام ہونا اور ان کی جلالت شان کافی ہے  
کیونکہ امام رازی اہلسنت کے اپنے زمانہ کے امام تھے۔ نیز امام رازی چھٹی  
صدی کے مجدد تھے (رحمۃ اللہ علیہ) ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تاکہ دین  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید کریں۔

رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ دائمۃ و صلی اللہ علی خیر البریۃ  
وسید العلمین و علی آلہ و اصحابہ وسلم.

میرے عزیز مقام غور ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام  
المتمکمین اور صدی کے مجدد دین و ملت ایسے ایسے ایمان کے موتی بکھیریں  
کہ ان کی خوشبو ایمان والوں کے مشامِ دل کو تاقیامت معطر کرتی رہیں گی تو  
بھی اپنے دل کو پاک و صاف کرتا کہ تجھے بھی یہ ایمانی اور روحانی خوشبو معطر  
کرے اور عقیدے کی میل کچیل دور ہو۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل.



﴿۵﴾

## علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حافظ الحدیث علامہ عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فاقول ذهب كثير من الائمة الاعلام الى انهما

ناجيان ومحكوم لهما بالنجاة في الآخرة. (الدرج المنيفہ صفحہ ۱)

بہت بڑے مشہور ائمہ کرام نے یہ اختیار کیا ہے کہ سرور کونین

صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین جنتی ہیں اور ان اماموں کا یہ فیصلہ ہے کہ دونوں

(ماں، باپ) آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

صلى الله على الحبيب المنيب اللبيب وعلى آله

واصحابه اجمعين.

نیز امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن لوگوں نے اس مسئلہ میں

مخالفت کی ہے یہ ائمہ کرام ان لوگوں کے اقوال کو ان سے بہتر جانتے ہیں اور

یہ ائمہ کرام ان مخالفین سے درجہ میں (علم میں) کم نہیں ہیں۔ نیز فرمایا یہ ائمہ

کرام احادیث مبارکہ اور آثار شریفہ کو مخالفین سے زیادہ جانتے ہیں یاد رکھتے

ہیں اور دلائل کو پرکھتے ہیں۔ یہ ائمہ کرام مخالفین سے سبقت رکھتے ہیں کیونکہ



یہ ائمہ کرام ہر قسم کے علم کے ماہر ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

﴿۶﴾

علامہ سید محمود آلوسی

صاحب تفسیر روح المعانی کا قول مبارک

صاحب تفسیر روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آیت پاک سے  
سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے  
جیسے کہ اہلسنت کے بہت سارے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے۔

نیز فرمایا: واخشى الكفر على من يقول فيهما رضى الله  
عنهما. یعنی جن علماء نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ  
عنہما کے متعلق اس کے خلاف کیا ہے مجھے تو ان کے متعلق خوف ہے کہ ان کا  
اپنا ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جلد ۱۹ مطبوعہ

ملتان) (زیر آیت وتقلبک فی الساجدین)

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک الکریم وعلی

ابائہ وآلہ واصحابہ اجمعین.



﴿۷﴾

شیخ الحدیث شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رحمتِ

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے متعلق علماء متقدمین نے اختلاف کیا ہے

وامامتاخرین پس تحقیق کردہ اندا سلام والدین بلکہ تمام آبا و امہات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتا آدم علیہ السلام۔

(اشعة اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ۱)

یعنی علمائے متاخرین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جانِ دو عالم

کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے

کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب آباء کرام و امہات ذیشان کا مسلمان

ہونا ثابت کیا ہے۔

اللہم صل وسلم بارک علی حبیبک سید الاولین والآخرین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۸﴾

نیز فرمایا: وحدیث احیائے والدین اگرچہ در حد ذات خود ضعیف



است لیکن تصحیح و تحسین کردہ اند بعد و طرق۔

(اشعة اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ۱)

یعنی سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے والی حدیث اگرچہ بذاتِ خود ضعیف ہے لیکن اس کی سندیں اس قدر کثیر ہیں کہ یہ حدیث حسن بلکہ صحیح کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

نوٹ:

اگر کسی سند حدیث میں ضعف ہو تو تعدد طرق اور تلقی بالقبول سے اس حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے اور وہ حدیث صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسے کہ حدیث پاک مذکور ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

﴿۹﴾

نیز شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وایں علم گویا مستور بود از

متقدمین پس کشف کرد آنرا حق تعالیٰ بر متاخرین و اللہ یختص بر رحمته

من یشاء بما شاء من فضله۔ (اشعة اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ۱)

یعنی یہ وہ علم ہے جو متقدمین پر پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ



متاخرین پر منکشف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

والحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على حبيبہ اکرم  
الاولين والآخرين وعلى آله واصحابہ اجمعين.



### علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ دونوں ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور جن محدثین کرام نے اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے ان میں سے بعض کے اسماء مبارک یہ ہیں: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، شام کے حافظ الحدیث ابن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اس میں طعن کرنا بیجا ہے کیونکہ کرامات اور خصوصیات کی شان ہی یہ ہے کہ وہ قواعد اور عادات سے خلاف ہوتی ہیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کریمین کا وصال کے بعد زندہ ہو کر ایمان لانا ان کے لیے نافع ہے دوسروں کے لیے نہیں۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۵۴)





سند الفقہاء سیدی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

سیدی وسندی ابن عابدین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں

فرمایا ہے: الا ترى ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمة اللہ تعالیٰ بحیاء ابویہ

لہ حتی آمنابہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر

الدین حافظ الشام وغیرہما۔ (ردالمختار صفحہ ۲۳۱ جلد ۴)

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے

اعزاز واکرام کے لیے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتیٰ کہ وہ دونوں

اپنے لختِ جگر پر ایمان لائے جیسے کہ اس حدیث پاک میں ہے جس کو علامہ

قرطبی نے اور ابن ناصر الدین شامی رحمہما اللہ نے اور دیگر ائمہ حدیث نے صحیح

ثابت کیا ہے۔

فجزاہم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء.

مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔



رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما دوبارہ زندہ



کیے گئے اور وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب ﷺ پر ایمان لائے۔

﴿۲﴾

اور وہ جانِ دو عالم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے زندہ کیے گئے اور اگر نہ بھی زندہ کیے جاتے تو پھر وہ جنتی تھے کیونکہ وہ اہل فترت سے تھے اور ان دونوں نے کبھی بھی نہ شرک کیا نہ بت پرستی کی۔

﴿۳﴾

والدین کریمین کا دوبارہ زندہ ہونا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

﴿۴﴾

یہ حدیث پاک مخالفین کی پیش کردہ احادیث مبارکہ کی ناسخ ثابت ہوئی یعنی اس حدیث پاک سے پہلے کی ساری مخالفت حدیثیں منسوخ قرار پائیں۔

﴿۵﴾

سید المرسلین ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کو کافر یا دوزخی کہنے

والا ملعون ہے، لعنتی ہے ایسا کہنے سے یقیناً یقیناً حبیبِ خدا ﷺ کو ایذا پہنچتی



ہے اور ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

﴿۶﴾

ڈر اس بات کا ہے کہ ایسے شخص کا ایمان چھن جائے۔ (معاذ اللہ)

## (دعوتِ فکر)

چند حقائق عشق و محبت والوں کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں وہ خود اپنے ایمان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے جائیں:

﴿۱﴾

عن معاذ الجہنی قال قال رسول اللہ ﷺ من قراء

القرآن وعمل بما فيه البس والداہ تاجاً يوم القيامة ضوءه  
احسن من ضوء الشمس.

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۶ / المستدرک صفحہ ۵۶۷ جلد ۱)

(مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۴ جلد ۷ / ابوداؤد شریف صفحہ ۲۰۵ جلد ۱)

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اس کے ماں باپ

کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔



اے عزیز اگر صرف قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے والے کے والدین کو یہ اعزاز ملے گا تو جس کے وسیلہ سے قرآن پاک ملا ہے اور جس کی ہدایت سے ساری خدائی قرآن پاک کے مطابق عمل پیرا ہے اس کے والدین کو کیا کیا انعامات ملنے چاہئیں۔ یہ تو اپنے ایمان سے پوچھ کر بتا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

## ﴿۲﴾

ایک بار حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں ایک روٹی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگائی تو باقی ساری روٹیاں پک گئیں مگر جس روٹی کو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لگا اس روٹی کو آنچ تک نہ آئی۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۱۱۲)

میرے عزیز غور کر جس روٹی کو امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ جائے اسے تو آگ اثر نہ کرے تو جس شکم پاک میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نو مہینے رہیں اس کے متعلق کیا رائے ہے تو اپنے ایمان سے پوچھ لے۔



اللهم صل وسلم وبارك على النبي المختار  
سيدا الابرار وعلى آله واصحابه الى يوم القرار.

﴿ ۳ ﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ کے رومال کیساتھ رحمت والے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ صاف کیے تو اس رومال کو آگ نہیں جلاتی تھی۔ جب میلا  
ہو جاتا حضرت انس رضی اللہ عنہ اسے تنور میں ڈال دیتے میل چلا جاتا مگر اس  
رومال کا ایک تار بھی نہ جلتا۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۸۰ جلد ۲ / مثنوی شریف، تفسیر روح البیان)

(سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم)

عزیز من غور کر جس کپڑے کے ساتھ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست  
مبارک لگ جائے اسے تو آگ نہ جلا سکے اور جس شکم پاک میں سرکار دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم خود جلوہ گر رہے ہوں اس کے متعلق تیرا ایمان کیا کہتا ہے۔

صلى الله على النبي الكريم وعلى آله واصحابه

اجمعين .



﴿۴﴾

سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا کرتہ مبارک بھیجا اور فرمایا:

اذہبوا بقمیصی هذا فالقوه علی وجه ابی یات بصیراً.

(قرآن مجید سورہ یوسف پارہ ۱۲ آیت ۹۳)

میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا جان کے چہرہ پر ڈال دو ان کی نظر

لوٹ آئے گی۔

عزیز من جو کپڑا سیدنا یوسف علیہ السلام کے جسم پاک کے ساتھ لگ

گیا اس کی برکت سے بینائی واپس آ جائے تو نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر

کے ساتھ جو چیز لگ جائے اس کا کیا حال ہونا چاہیے اور جس شکم پاک میں خود

اللہ تعالیٰ کے حبیب مہینوں تک رہے اس کے متعلق تو اپنے ایمان سے پوچھ

کر بتا کہ کہاں ہونا چاہیے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

﴿۵﴾

ایک گنہگار شخص نے حضرت خواجہ بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی



دست بوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی ادب کی وجہ سے جنت بھیج دیا۔

(خلاصۃ العارفين)

غور کر ایک ولی کے ہاتھ مبارک کے ساتھ منہ لگ جانے سے جنت حاصل ہو جائے تو جن کے وسیلہ سے ولی ولی بنتا ہے ان کے جسم مقدس و معطر کے ساتھ جو لگ جائے وہ کہاں ہونا چاہیے اپنے ایمان سے پوچھ کر بتاتا جا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۶

ایک (قاضی) فوت ہو گیا اس کی بیوی حاملہ تھی۔ اس قاضی کو بد اعمالیوں کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور جب اس کی بیوی نے بچہ جنا اور پھر اس بچے کو اس کی ماں مسجد میں لے گئی اور مولانا صاحب سے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسے قرآن پاک پڑھاؤ مولانا صاحب نے بچے سے فرمایا پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بچے نے بسم اللہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب اس کے باپ سے عذاب اٹھا لو کیونکہ اس کے بچے نے مجھے رحمان و رحیم کہا ہے۔ (قلیوبی صفحہ ۴۱)

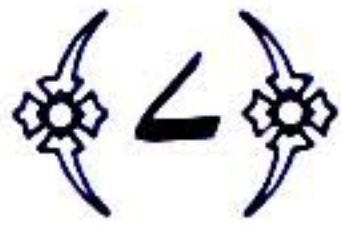
اسی قسم کا ملتا جلتا واقعہ تفسیر بیضاوی میں بھی ہے۔



مقام غور ہے کہ بچے نے بسم اللہ پڑھی باپ کو یہ انعام ملا کہ اس سے عذاب معاف ہو گیا تو جن کے بچے نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھا دی اس کے والدین کو کیا انعام ملنا چاہیے۔

صلى الله على النبي الكريم وعلى آله واصحابه

اجمعين.



سیدنا یونس علیہ السلام چند دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تین دن یا دس دن یا چالیس دن تو وہ مچھلی جنت جائے گی۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۲۶ جلد ۵)

یہ بات اگرچہ قطعی نہیں لیکن مویدات میں سے ضرور ہے قابل غور بات ہے کہ اس مچھلی نے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی روزہ نہیں رکھا صرف اور صرف اس وجہ سے جنت کی حقدار ہو گئی کہ اس کے پیٹ میں ایک اللہ تعالیٰ کا نبی چند دن رہا تو جس شکم پاک میں نبیوں کے نبی رسولوں کے امام کئی مہینے رہے اس کے متعلق آپ کا ایمان کیا فتویٰ دیتا ہے ان کو کیا انعام ملنا چاہیے۔

فقیر ابو سعید غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ عرض کرتا ہے کہ اس رحمت والے



نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طیبین طاہرین کو یہ انعام ملنا چاہئے جس کا تذکرہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء کے اخبارات مثلاً نوائے وقت اور مشرق میں شائع ہوا تھا وہ یہ ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا اور رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو بمع چھ دیگر صحابہ کرام کے جنت البقیع میں منتقل کیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔ نیز فقیر مدینہ منورہ حاضر ہوا وہاں مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۲ء کو ٹھیکیدار عبداللطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک منتقل کیا گیا تو ہم نے بھی زیارت کی تھی کچھ فاصلہ سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل بے داغ تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سید الابرار وعلی ابائہ الاخیار و آلہ واصحابہ وازواجه الطاهرات المطہرات الی یوم القرار والحمد لله رب العلمین.



## (ایک مغالطہ)

بعض لوگ امام الائمہ سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کو بھی اپنے ساتھ ملا کر بے ادبوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرمایا: والسدا رسول اللہ ماتا علی الکفر. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دونوں کفر پر مرے تھے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

جواب:

پہلی بات یہ کہ فقہ اکبر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ کس کی تصنیف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی ہے اور محققین نے جو تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ فقہ اکبر ابوحنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہے اور جب یہ ثابت ہی نہیں کہ یہ تصنیف امام اعظم رحمہ اللہ کی ہے تو ان کے سراسر اعتراض تھوہنپنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ فقہ اکبر سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی ہے تو پھر عبارت میں اختلاف ہے جو فقیر کے پاس فقہ اکبر ہے اس میں



ہے: ووالدا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الفطرة. (فقہ اکبر صفحہ ۱۵)

یعنی رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین دونوں کا وصال فطرت (دینِ اسلام) پر ہوا ہے۔

والحمد لله رب العلمین. لہذا معلوم ہوا کہ یہ کسی کی تحریف

ہے کہ ماتا علی الفطرة کو ماتا علی الکفر کر دیا اور سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ کو خواہ مخواہ بے ادبوں میں کھڑا کر دیا ہے ورنہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ جو کہ پیکرِ ادب و احترام تھے ان سے کیسے بے ادبی کے الفاظ سرزد ہو سکتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ضد کرے اور کہے کہ یہ الفاظ امام اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہی ہیں تو ہم کہیں گے تمہیں وہ مبارک اور ہمیں یہ مبارک الحمد للہ رب العلمین ہمارے پاس جو نسخہ فقہ اکبر ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے ماتا علی الفطرة۔

اللہ تعالیٰ ہمیں با ادب رکھے اور ادب والوں میں ہمارا حشر و نشر

کرے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ رحمة  
للعلمین و علی آلہ واصحابہ اجمعین.



## (استدراک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا  
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ  
الْبَرِیَّةِ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ .

اما بعد! فقیر نے رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے  
جنتی ہونے کے متعلق مضمون لکھ کر کاتب کے ہاں بھیج دیا اور پھر دو دن کے  
بعد مجھے میرے لختِ جگر قاری محمد مسعود حسان سلمہ الرحمان نے ایک کتاب  
خرید کر مجھے ہدیہ دی جس کا نام ”ذخائر محمدیہ“ ہے جو کہ تصنیف ہے حضرت  
محترم ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکی مدظلہ کی، فقیر نے کتاب کھول کر اس کی فہرست  
مضامین پر نظر ڈالی تو نظروں کے سامنے یہ عنوان آیا ”اظہار حقیقت“ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں مضمون پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا کیونکہ  
اس میں کچھ مفید ترین باتیں درج تھیں جو کہ ایمان کو جلا بخشنے والی ہیں خیال  
آیا کہ اس مضمون کو اپنے مضمون کے ساتھ سمودیا جائے، پھر خیال آیا کہ یہ  
مضمون خاصہ طویل ہے نیز یہ کہ اس کے کافی دلائل فقیر کے مضمون میں آچکے



ہیں لہذا اس مضمون میں مندرج مفید باتیں بطور لاحقہ اپنے مضمون کے ساتھ تحریر کر دی جائیں تاکہ ویزداد الدین امنوا ایماناً کے طور پر باعثِ فرحت و مسرت ہوں۔

اقول وباللہ التوفیق.



ابولہب کی بیٹی درّہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور ایمان لے آئی تو کچھ عورتوں نے کہا یہ ابولہب کا قر کی بیٹی ہے جس کے بارے میں ثبت یذا ابی لہب سورۃ نازل ہوئی تھی۔ یہ سن کر درّہ نے دربار رسالت میں شکایت کر دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں مجھے ایذا دیتے ہو۔ یہ حدیث پاک لکھ کر حضرت مصنف دام ظلہم فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے حوالے سے ناراضگی فرمائی حالانکہ وہ قطعی طور پر کافر ہی مرا تھا تو اس شخص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ناراض ہوئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے متعلق ایسی بات کہتا ہے حالانکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین فطرتِ اسلامی پر فوت ہوئے۔ لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص پر زیادہ

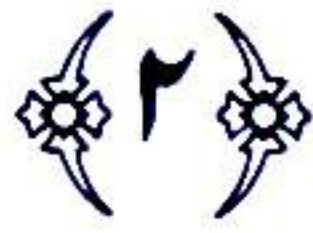


ناراض ہوں گے جو حضور ﷺ کے والدین کریمین کی بارگاہ میں اہانت کرتا

ہے یا اس طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ آپ ﷺ کے والدین وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا اور ان کے پاک وجود سے کائنات کے سردار کو پیدا فرمایا ہے۔ لہذا ایسا شخص خود اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے کو دور کر رہا ہے کیونکہ اللہ

تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرة واعدلہم عذابا مہینا.

(قرآن مجید - ذخائر محمدیہ)



فقیر نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ میرے پاس جو فقہ اکبر ہے اس

میں عبارت یوں ہے: ماتاً علی الفطرة. یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین کا دین

اسلام (فطرت) پر وصال ہوا۔

اس کے متعلق حضرت مصنف موصوف مدظلہ نے فرمایا فقہ اکبر میں

ماتاً علی الکفر کے الفاظ نہیں بلکہ اس میں عبارت یوں ہے: والدا



رسول اللہ ماتا علی الفطرة. سرکارِ محمد ﷺ کے والدین دینِ فطرت پر فوت ہوئے۔ نیز فرمایا میں نے یہ عبارت خود اس قدیم نسخے میں دیکھی ہے جو کہ مدینہ منورہ کی شیخ الاسلام لائبریری میں موجود ہے جس کا رجسٹر نمبر ۳۳۰ ہے اور مجھے بعض اہل علم نے بتایا کہ یہ نسخہ عہدِ عباسی کا تحریر کردہ ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

نیز فرمایا کہ جس فقہ اکبر کے نسخے میں ماتا علی الکفر کا لفظ ہے یہ جھوٹ ہے اس قدیم نسخے کی مخالفت کرتا ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

یہ تحریف ہے ہیرا پھیری کی گئی ہے لفظ فطرة کو لفظ کفر سے بدل دیا گیا ہے اور ایسی ہیرا پھیری اور بددیانتی کرنا ایسے لوگوں کا و طیرہ بن گیا ہے۔ گزشتہ سال فقیر کے ہاتھ ایک کتاب آئی جس کا نام آسمانی جنت اور درباری جہنم ہے مصنف کا نام امیر حمزہ مدیر رسالہ الدعوة ہے اس کے صفحہ نمبر ۵۱ پر مصنف نے لکھا ہے میں پاکستان بابا فرید کے دربار گیا تو دیکھا بابا فرید کے دروازے کے اوپر پتھر کی تختی پر لکھا ہے زبدۃ الانبیاء اور پھر اس لفظ کو لیکر خوب رگیدا ہے کہ زبدہ عربی زبان میں مکھن کو کہتے ہیں یعنی بابا فرید تمام نبیوں کا مکھن ہے اور یہ نبیوں کی توہین ہے۔



میں کہتا ہوں کہ کتاب کا مصنف بناء الفاسد علی الفاسد کا مرتکب ہوا ہے کہ پہلے جھوٹ بولا زہد کو زبدہ بنا دیا پھر اس پر توہین انبیاء کی غلط بنیاد کھڑی کر دی۔

الحاصل فقیر نے جب یہ پڑھا تو دل نے گواہی دی کہ یہ سراسر جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے دن فقیر نے دو گاڑیاں لیں اور چھ احباب کے ساتھ پاکپتن شریف حاضر ہو گیا۔ شیخ المشائخ خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے دربار پر حاضر ہو کر دیکھا تو وہاں لکھا ہوا تھا زہد الانبیاء فقیر نے ساتھیوں کو دکھایا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کتنا بڑا بہتان ہے کہاں زبدہ الانبیاء اور کہاں زہد الانبیاء سب نے دیکھا اور دیکھ کر تصدیق کی کہ واقعی یہ لوگ ولیوں کے دشمن ہیں کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ یوں ہی جن کے دلوں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض بھرا ہوا ہے وہ اگر کتاب چھاپتے وقت لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل دیں تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا جس کی علامہ مالکی نے تصدیق کر دی ہے کہ میں نے خود فقہ اکبر کا وہ قدیم نسخہ دیکھا ہے جو کہ عہد عباسی کا نسخہ

ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے: ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الفطرۃ۔ یعنی رحمت دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین نے

فطرۃ (اسلام) پر وصال فرمایا ہے لیکن یار لوگوں نے لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل



کراپنے جنبٹ باطن کا مظاہرہ کیا ہے اور پھر یہ اتنی بڑی بے ادبی سیدنا  
امام اعظم قدس سرہ کے سر تھوپ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر سے محفوظ  
رکھے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الامی وعلی آلہ و  
اصحابہ اجمعین۔

﴿۳﴾

حضرت مصنف علوی مالکی زیدہ شرفہم نے فرمایا صحیح قول یہی ہے کہ  
سرکارِ علیہ وسلم کے والدین کریمین اسلام پر تھے بڑے بڑے ائمہ کا یہی قول ہے  
۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر تین رسالے لکھے ہیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۴﴾

یہ واقعہ کہ حضور علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کیا گیا جمہور اور ثقہ علماء کے  
نزدیک صحیح ہے۔ (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۵﴾

منکرین جتنی بھی روایات پیش کرتے ہیں وہ آحاد کا حکم رکھتی ہیں اور



آحاد قرآن پاک کے ارشاد و ماکنام عذبین حتی نبعث رسولاً کا  
مقابلہ نہیں کر سکتیں۔  
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۶﴾

منکرین جو روایات پیش کرتے ہیں وہ اس واقعہ سے پہلے کی  
ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (والدین کریمین) کو دوبارہ زندہ کیا  
تھا تاکہ وہ دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔  
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۷﴾

حضور ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہونا اور تفصیلی ایمان سے  
مشرف ہونا اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ جمہور کا قول ہے۔  
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۷)

﴿۸﴾

منکرین جو احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں ان احادیث مبارکہ میں  
بڑے بڑے اکابر علماء نے جرح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔  
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۴)



﴿9﴾

ملا علی قاری نے رجوع کے بعد شرح شفاء میں اس بات کی تصریح  
 کر دی ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کا مسئلہ اجل علماء کے  
 درمیان متفق علیہ ہے اور یہی جمہور اور ثقہ علما کا قول ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۴)

﴿10﴾

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے جن کا شمار ثقہ علماء  
 میں ہوتا ہے انہوں نے وتقلبک فی الساجدین کے تحت لکھا ہے  
 جو شخص رسول اکرم ﷺ کے والدین رضی اللہ عنہما کے خلاف باتیں  
 کرتا ہے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس کا اپنا ایمان چھن جائے اور وہ کافر  
 ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جز نمبر ۱۹)

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۵)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
 العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم و علی آلہ واصحابہ  
 اجمعین۔





علامہ سید محمد امین کتبی رحمۃ اللہ علیہ نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے وہ کتاب ذخائر محمدیہ کے صفحہ ۶۷ پر درج ہے اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

آمنتما برسول اللہ معجزة

وانتما الآن فی فردوس جنات

اے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین تم دونوں اپنے نختِ جگر

اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لائے معجزے کے طور پر اور تم دونوں اب جنت الفردوس میں جاگزیں ہو۔

وقال ان نجاة والدين غدت

حقا بتحقيق سادات واثبات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا جنتی ہونا حق ہو گیا ہے بڑے بڑے محققین اور اکابر اور ثقہ علماء کی تحقیق سے۔

وذاک معتقدی حقا و مستندی

مدعما باحادیث و آیات



یہ میرا پختہ اور حق عقیدہ ہے جو کہ احادیث مبارکہ اور آیات قرآنیہ سے موید ہے۔

والمصطفیٰ مع بر الوالدین له

اعلیٰ المناصب فی کل مقامات

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نیکو کار والدین کے ساتھ بڑے اونچے

اونچے مقامات اور منصبوں پر ہیں۔

اللهم صل وسلم وبارک علی خیر البریہ سید العلمین

وعلی آباءہ الکرام وآلہ واصحابہ العظام الی یوم القرار.

اے میرے عزیزاے میرے مسلمان بھائی میں نے مندرجہ بالا

مضمون خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے۔ غور سے پڑھتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بے

ادبی گستاخی کرنے والوں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں سے متاثر ہو کر لعنت

اور دوزخ کا حقدار بن جائے کیونکہ قرآن پاک میں صاف صاف فرما دیا:

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا

والآخرة واعدلہم عذابا مہینا. (قرآن مجید)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم.



اور ظاہر ہے کہ رحمت کائنات حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد یا والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافر یا دوزخی کہنے سے یقیناً یقیناً ان کو ایذا (دکھ) پہنچتا ہے۔

اے میرے عزیز یہ تو بڑی بات ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند اور اونچا ہے کہ رب تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا اے میرے حبیب ہم نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دے دیا ہے لہذا جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کر لیا لیکن جو میرا ذکر تو کرے لیکن تیرا ذکر نہ کرے اس کیلئے جنت میں سے کچھ حصہ نہیں۔

(تفسیر درمنثور سورہ کوثر)

مقام غور ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کرے وہ تو جنت نہ جاسکے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا (دکھ) دے وہ کیسے جنت جاسکتا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی ابھی وقت ہے بے ادبی کی باتوں سے توبہ کر لے ورنہ جب موت کا فرشتہ آ گیا پھر ہاتھ ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔



## (دعا)

اے میرے رب کریم ہمیں ادب کی توفیق عطا کر اور ہمیں بے ادبی سے بچا تو ہی ہماری دعاؤں کا سننے والا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین اکرم الاولین  
والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

محتاج دعاء

فقیر ابو سعید غفرلہ محمد پورہ فیصل آباد

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ، ۹۹-۴-۵

7888